سوال

(179) احتیاطاً افطاری دو تین منٹ لیٹ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ساہیوال سے عبدالقدوس لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں عام طور پر غروب آفتاب کے بعد احتیاطاً دو تین منٹ روزہ افطار کرنے میں انتظار کیا جاتا ہے اس "احتیاط" کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث کے مطابق افطاری کا وقت غروب آفتاب ہے اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر کبھی کبھار ایک دو منٹ تاخیر ہو جائے تو چنداں حرج نہیں البتہ احتیاط کے پیش نظر ہمیشہ تاخیر کرنا مکروہ بلکہ ممنوع ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "جب ادھر رات آجائے اور ادھر دن چلا جائے اور سورج بھی غروب ہو جائے تو روزے دار کو روزہ افطار کر دینا چاہیے۔ (صحیح مسلم: الصیام 1100)

حضرت ابو عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت مسروق ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے دو ایسے ہیں کہ ایک جلدی روزہ افطار کرتے ہیں اور جلدی نماز پڑھتے ہیں جب کہ دوسرا تاخیر سے روزہ سے کھولتے ہیں اور نماز بھی دیر سے پڑھتے ہیں (ان میں کون سنت کے مطابق عمل کرتا ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا کہ جلدی کرنے والا کون ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح عمل کرتے تھے یعنی ان کا عمل سنت کے عین مطابق ہے دوسرے صحابی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (صحیح مسلم: الصیام 1099)

افطاری جلدی کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "کہ لوگ اس وقت تک خیر و برکت میں رہیں گے جب تک وہ افطاری کرنے میں دیر نہیں کریں گے۔ (صحیح بخاری، الصوم 1957)

ابن حبان رحمة اللہ علیہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غروب آفتاب کے بعد احتیاط کا بہانہ بنا کر دیر کرنا یہود و نصاریٰ کا شیوہ ہے چنانچہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ یہود و نصاریٰ تاخیر سے افطار کرتے ہیں تم روزہ جلد افطار کیا کرو۔ (صحیح ابن حبان رحمة اللہ علیہ: 6/209)

بلکہ ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ میری امت کے لوگ اس وقت تک میرے طریقے پر گامزن رہیں گے جب تک وہ روزہ افطار کرنے کے لیے ستاروں کے چمکنے کا انتظار

نہیں کریں گے۔ (بیہقی 4/238)

احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک امتیازی وصف بایں الفاظ بیان ہوا ہے کہ وہ افطاری جلدی کرتے اور سحری دیر سے تناول فرماتے تھے۔ (جامع ترمذی: کتاب الصوم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کے متعلق افطار کا عمل اس قدر جلدی ہوتا کہ آپ دوسروں کے احتیاطی رویہ کو مسترد فرمادیتے چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ماہ رمضان میں سفر کر رہے تھے جب سورج غروب ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہ سواری سے اتر کر ستو تیار کرو" عرض کیا گیا کہ ابھی تو دن کی روشنی نظر آرہی ہے زرا تاخیر کرلی جائے بہتر ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" : کہ سواری سے اتر کر ستو تیار کرو چنانچہ آپ کے لیے ستو تیار کیے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نوش فرمایا اس کے بعد وہی الفاظ استعمال کیے جو پہلے بیان ہوچکے ہیں (صحیح مسلم۔ الصیام 110)

ان احادیث کے پیش نظر ہمیں چاہیے کہ جب سورج غروب ہونے کا اطمینان ہوجائے تو روزہ افطار کردینا چاہیے احتیاط کے پیش نظر دیر کرنا صحیح نہیں ہے اسے یہود و نصاریٰ کی علامت بتایا گیا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:208